سوال

(480)تیسری رکعت میں ملنے والا مقتدی اپنی پہلی دو رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملائے یا نہ ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کوئی شخص اگر چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ تشہد کے بعد آخری دو رکعات پائے، تو ان دو فوت شدہ رکعتوں میں اُسے سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت پڑھنی چاہیے یا صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا کافی ہے۔ کیونکہ اس مسئلے میں بعض حضرات سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت پڑھنا ضروری کہتے ہیں۔ مگر ہمارے بعض لوگ صرف سورۃ فاتحہ کافی سمجھتے ہیں۔ براہِ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

''صحیح بخاری رحمہ اللہ وغیرہ میں حدیث ہے، کہ ''جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ پڑھو اور جتنی فوت ہو جائے پوری کرو۔'' صحيح البخاري، بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ : فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ، رقم: ٦٣٥

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسبوق (مقتدی) امام کے سلام پھیرنے کے بعد جتنی نماز پڑھتا ہے، وہ اس کی باقی ماندہ نماز ہے اور جو امام کے ساتھ پڑھی ہے وہ اس کی پہلی نماز ہے کیونکہ اس حدیث میں فوت شدہ کی بابت ''مکمل کرنے'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی آخر سے پورا کرنے کے ہیں اور آخر سے پورا کرنا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو نماز امام کی فراغت کے بعد پڑھے وہ اس کی آخری ہو۔ اور بعض روایتوں میں ''اتمام'' (مکمل کرنا) کی جگہ ''قضا'' کا لفظ آیا ہے، تو یہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ قضا کے معنی پورا کرنے کے بھی آئے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں ہے۔

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَوٰةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ ... سورة الجمعة ١٠

یعنی ''جب نماز پوری ہو جائے، تو پھر روزی کی تلاش میں پھیل جاؤ۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ان دو لفظوں کے مطابق جمہور کا عمل ہے۔ انہوں نے کہا:

'إن ما ادرك المأموم هو اول صلاته إلا انه يقضي مثل الذي فاته من قراءة السورة مع امّ القرآن في الرباعية لكن لم يستحبوا به إعادة الجهر في الركعتين الباقيتين وكان الحجة فيه قوله ما ادركت مع الإمام فهو اول صلاتك واقض ما سبقك به من القرآن- اخرجه البيهقي و عن إسحق والمزني لا يقرا الا ام القرآن فقط وهو القياس 'فتح الباري : ٢ ١١٩

اس سے معلوم ہوا کہ جمہور کا مسلک یہ ہے، کہ مقتدی جو دو رکعتیں بعد میں پڑھے، ان میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے، کہ مأموم نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ پائے، وہ اس کی پہلی نماز ہے، اور جو چیز قرآن سے فوت ہو جائے اس کی قضاء دے۔ تاہم اس میں جہری قرأت نہیں۔ ہاں البتہ اسحاق اور مزنی کا خیال ہے، کہ صرف ''فاتحہ'' پڑھے۔ قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ لیکن بالا دلیل کی رُو سے ترجیح پہلے مسلک کو ہے اور دوسرے کا صرف جواز ہے۔ کیونکہ ''فاتحہ'' کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے :

'وَاِن لَم تَزِد عَلٰی اُمِّ القُراٰنِ اَجزَت...الخ' مرعاۃ المصابیح : ۱ /۵۸۷

''اگر تو فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورۃ ملائے تو کفایت کر جائے گی''۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:408

محدث فتویٰ